Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۴

انّ الفضل بیدِ اللہ یؤتیہ من یشاء وانّ اللہ ذو الفضل العظیم

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم۔ جمعرات

قیمت فی پرچہ ۵ پیسے

جلد ۵۰ | ۷ جمادی الثانی ۱۳۹۰ھ ۲۳ شہادت ۱۳۶۰ ہش ۲۳ اپریل ۱۹۷۱ء | نمبر ۹۱

بہشتی مقبرہ کے دفتر کی اچانک چیکنگ کے لئے کمیٹیوں کی تشکیل

دو دو آدمیوں پر مشتمل کمیٹی بغیر بتائے دفتر میں جا کر چیکنگ کیا کرے گی

نظارت بہشتی مقبرہ کے بارے میں مجلس مشاورت کی بحث کے دوران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ

۶۲ویں مجلس مشاورت۔ تیسرا دن آخری اجلاس

(قسط نمبر ۱۰)

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ کی اجازت سے محترم چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب صدر سب کمیٹی نے تجویز ۳ کی شق ۳ پیش فرمائی جو ایجنڈا میں یوں درج ہے

تشریح قاعدہ ۴۰۹۔ شوریٰ کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ وصیت کی منسوخی سے متعلقہ قاعدہ نمبر ۴۰۹ میں حسب ذیل الفاظ کا اضافہ کر دیا جائے۔

"اس قاعدہ پر ہمیشہ عمل ہوتا رہے گا۔ جب بھی کوئی موصی وصیت کا چندہ واجب ہونے کی تاریخ سے چھ ماہ تک رقم وصیت (حصہ آمد) ادا نہ کریگا تو اس کی وصیت منسوخ تنبیہہ جس کا زمانہ ایک ماہ سے زائد نہ ہوگا یعنی سات ماہ کے فوراً بعد منسوخ کر دی جائیگی"

اس کے بعد فرمایا سب کمیٹی کے نزدیک موجودہ منظور شدہ قاعدہ ٹھیک ہے اور اس کی تشریح کی ضرورت نہیں۔ موجودہ قاعدہ ۴۰۹ کے الفاظ یہ ہیں۔

"جو موصی وصیت کا چندہ واجب ہونے کی تاریخ سے چھ ماہ بعد تک رقم وصیت (حصہ آمد) ادا نہ کرے یا فارم اصل آمد پُر نہ کرے۔ اور نہ دفتر سے اپنی معذوری بتا کر مہلت حاصل کرے تو صدر انجمن احمدیہ کو اختیار ہوگا کہ بعد تنبیہہ اس کی وصیت کو منسوخ کر دے۔ اور موصی جو رقم بھی حصہ وصیت میں ادا کر چکا ہو اس کے واپس لینے کا اسے حق نہ ہوگا۔ جس موصی کی وصیت انجمن کی طرف سے منسوخ کر دی جائے وہ جماعتی عہدہ دار نہیں بن سکے گا۔

حضور نے ارشاد فرمایا۔ میں تین اضلاع (لاہور، سرگودھا اور فیصل آباد) کے دو دو آدمیوں پر مشتمل ایک معائنہ کمیٹی مقرر کر دیتا ہوں۔ یہ کمیٹی ہر دو ہفتہ میں ایک بار بغیر بتائے دفتر بہشتی مقبرہ کا معائنہ کرے۔ اور دیکھے کہ کارکن وقت پر دفتر آتے ہیں یا نہیں کام کرتے ہیں یا نہیں۔ معائنہ اچانک ہوگا پہلے سے وقت مقرر نہیں کیا جائے گا۔ اور آج کی تاریخ سے ہی اس پر عمل ہونا شروع ہو جائے گا یعنی پہلی ٹیم پندرہ دن کے اندر اپنا کام کرے۔ اس وقت فوری طور پر عمل ہوگا کہ تینوں اضلاع کے امراء پانچ پانچ آدمی منتخب کر کے مجھے تین دن کے اندر بھجوا دیں۔ تا ان میں سے دو دو آدمیوں پر مشتمل ٹیمیں مقرر کر دی جائیں۔

اس کے بعد فرمایا۔

جو دوست ترمیم شدہ تجویز کے حق میں ہوں وہ کھڑے ہو جائیں۔

حضور کے اس ارشاد پر تمام نمائندگان نے کھڑے ہو کر ترمیم شدہ تجویز کے حق میں اپنی رائے کا اظہار فرمایا۔

اس کے بعد محترم چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب صدر سب کمیٹی نظارت بہشتی مقبرہ نے ایجنڈا میں درج تجویز ۴ کی شق ۴ پیش کی جو یہ ہے۔

۱۔ "مرض الموت میں کی گئی وصیت قابل قبول نہ ہوگی۔

۲۔ نظام وصیت کے لحاظ سے مرض الموت وہ شدید بیماری شمار ہوگی۔ جس میں کسی فرد کی موت کا قوی احتمال پیدا ہو چکا ہو اور اسی مرض میں اس کی موت واقع بھی ہو جائے۔

اور پھر فرمایا۔

سب کمیٹی اس کو منظور کئے جانے کی سفارش کرتی ہے۔

محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر نے اس تجویز پر بحث کی دعوت دی تو مندرجہ ذیل احباب نے باری باری اس تجویز کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

۱۔ لئیق احمد صاحب فیصل آباد

۲۔ نثار احمد صاحب سرگودھا۔

۳۔ سید ناصر احمد صاحب راولپنڈی

اس کے بعد محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر نے فرمایا جو نمائندگان شوریٰ ایجنڈا میں مندرج تجویز جس کے منظور کئے جانے کی سفارش سب کمیٹی نے بھی کی ہے کے حق میں ہو وہ کھڑے ہو جائیں۔ چنانچہ سب نمائندگان شوریٰ نے کھڑے ہو کر بالاتفاق ایجنڈا میں درج تجویز اور سب کمیٹی کی سفارش کی تائید کی۔

اس کے بعد محترم چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب صدر سب کمیٹی نے حضور کی اجازت سے ایجنڈا میں درج تجویز ۵ کی شق ۵ (الف) پڑھ کر سنائی جو یہ ہے۔

مجوزہ ترمیم قاعدہ ۴۷۹ برائے تشخیص جائیداد

ا۔ موصی اپنی زندگی میں اپنی کل جائیداد یا اس کے کسی حصہ کی (بشرطیکہ وہ ایک سے زیادہ اکائیوں پر مشتمل ہو) حسب ضابطہ قیمت تشخیص کرا کے حصہ جائیداد یکمشت یا ایک سال (بارہ مہینوں) میں ادا کر سکتا ہے۔

ب۔ ضروری ہوگا کہ تشخیص جائیداد کی درخواست میں دفتری ریکارڈ کی خاطر موصی اپنی کل موجود الوقت جائیداد منقولہ و غیر منقولہ

(باقی دیکھیں صفحہ ۴ پر)

اخبار احمدیہ

• ربوہ ۲۰ شہادت / سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ ابھی انفلوائنزا کا اثر باقی ہے۔

احباب کرام خصوصی توجہ اور التزام اور درد دل کے ساتھ اپنی سجدہ گاہوں کو تر رکھیں اور اپنی نیم شبی دعاؤں میں تضرع اور ابتہال کے ساتھ مولا کریم شافی مطلق کے حضور ہمارے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل اور مکمل صحت یابی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ حضور کو جلد از جلد اس بیماری سے نجات دے اور ہر گام پر اپنے فرشتوں کی تائید سے نوازتا رہے آمین

-- حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کمزوری اور ضعف کی وجہ سے بدستور ناساز ہے۔

احباب کرام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا العالی کو صحت یابی عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۷ جمادی الثانی ۱۴۰۱ھ

۲۲ شہادت ۱۳۶۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھروسے کے قابل دوستی

دنیا میں انسان صدہا اشخاص سے دوستیاں کرتا ہے۔ دوستی کبھی افراد سے ہٹ کر اشیاء سے بھی ہو جاتی ہے۔ مثلاً مال و جاہ سے، عزت و شہرت سے، اولاد سے، جائداد سے وغیرہ وغیرہ۔ ان میں سے کوئی دوستی تو پائدار ہوتی ہے کوئی ناپائدار اور عارضی۔ بہت سی دوستیاں ایسی ہوتی ہیں جن کے پیچھے مقصد چھپا ہوتا ہے۔ جب بات نکل جاتی ہے کام حل ہو جاتا ہے تو دوستی کے غبارے میں سے بھی ہوا نکل جاتی ہے۔ کبھی دوستی چائے کی پیالی تک محدود ہوتی ہے۔ کبھی یہ صرف مصافحہ تک رہ جاتی ہے۔ لیکن انسان کو کبھی بھی یہ معلوم نہیں ہو پاتا کہ ؎

دوست ہوتا نہیں ہر ہاتھ ملانے والا

انسان اس قدر کم علم نادان اور ناطاقت ہے کہ وہ کسی بھی دوستی کے بارے میں کوئی حتمی رائے نہیں دے سکتا۔ یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس کا فلاں دوست اس سے لازماً نیکی کرے گا۔ یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ سالہا سال کی دوستی معمولی سی بات پر ٹوٹ جاتی ہے۔ بڑے گہرے مراسم آن واحد میں ریت کی دیوار کی طرح ڈھے جاتے ہیں اور بڑے جانی دوست اور جگری یار کسی مفاد کی دیوار بیچ میں آجانے پر ہمیشہ کے لئے ایک دوسرے سے منہ موڑ لیتے ہیں اور بات بعض اوقات بالکل ہی عام سی ہوتی ہے۔ اسی لئے کسی نے خوب کہا ہے کہ ؎

گو ذرا سی بات پر برسوں کے یارانے گئے
پر چلو اتنا ہوا کچھ لوگ پہچانے گئے

لیکن ساری عمر کی کاوش کا حاصل اگر صرف اتنا ہو کہ چند لوگوں کی اصلیت کا پتہ چل جائے تو یہ کسی بھی زندگی کا مقصد اعلیٰ نہیں ٹھہر سکتا۔

- سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر حقیقی دوست کون ہے؟
- سچی دوستی کہاں سے مل سکتی ہے؟
- کبھی بے وفائی نہ کرنے والا سچا یار کونسا ہے؟

یہ سوال اتنا مشکل بھی نہیں۔ دنیا میں ہر دور میں اور ہر جگہ پر ایسے لوگ پیدا ہوتے رہتے ہیں جو انسان کو اس کے حقیقی دوست کے بارے میں بتاتے ہیں۔ اس یار دلربا سے مطلع کرتے ہیں جس نے آج تک کسی سے کبھی بے وفائی نہیں کی سورج مشرق کی بجائے مغرب سے نکل سکتا ہے۔ دریا نشیب کی بجائے بلندی کی طرف بہہ سکتا ہے۔ زمین و آسمان کی گردش تھم سکتی ہے۔ لیکن اس پیارے یار کی وفا میں سرمو فرق نہیں آسکتا۔ وہ اپنوں کے کام آتا اور عین وقت پر دوڑا آتا ہے اور اپنے محبوب اور معشوق کو ہر مشکل اور مصیبت سے یوں صاف نکال کر لے جاتا ہے کہ دنیا پھر دانتوں تلے انگلی دبائے دیکھتی رہ جاتی ہے۔ اور اس کے یار کا بال بھی بیکا نہیں ہوتا۔

اس دور میں بھی ایک شخص ایسا پیدا ہوا جس نے حقیقی طور پر اور سچے طور پر اور جامع طور پر یہ بتایا کہ حقیقی دوست کون ہے اور سچی دوستی کس کی ہے۔ ملاحظہ فرمائیے۔ فرماتے ہیں:۔

"دنیا میں کوئی کسی کے ساتھ دوستی نیکی کرتا ہے تو دنیا کے لوگ اپنی دوستی کا حق ادا کرتے ہیں۔ وہ کون دوست ہے جس کے ساتھ سلوک کیا جاوے تو وہ بے تعلقی ظاہر کرے۔ ایک چور کے ساتھ ہمارا سچا تعلق ہو تو وہ بھی ہمارے گھر میں نقب نہیں کرتا۔ تو کیا خدا تعالیٰ کی وفا چور کے برابر بھی نہیں۔ خدا تعالیٰ کی دوستی تو وہ ہے کہ دنیا داروں میں اس کی کوئی نظیر ہی نہیں۔ دنیا داروں کی دوستی میں تو عذر بھی ہے۔ تھوڑی سی رنجش کے ساتھ دنیا دار دوستی توڑنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ کے تعلقات پکے ہیں۔ جو شخص خدا تعالیٰ کے ساتھ دوستی کرتا ہے خدا تعالیٰ اس پر برکات نازل کرتا ہے۔ اس کے گھر میں برکت دیتا ہے۔ اس کے گیرد میں برکت دیتا ہے۔ اس کے پس خوردہ میں برکت دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۸۷)

لیکن دوستی ہو تو پھر ہے نا! اور پھر دوستی زبانی دوستی نہ ہو۔ دوستی ہو تو پکی ہو۔ جو جس کے ساتھ جتنی دوستی نبھائے گا جواب میں اتنی ہی دوستی پائے گا۔ لیکن نہیں۔ اجواب میں اتنی دوستی کرنا تو انسانوں کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تو ایک دفعہ کی شرط وفا ہی شرط ہے۔ بس ایک دفعہ اس پیارے کا دامن مضبوطی سے پکڑنا ہے بس۔ پھر وہ یار دلربا اس پیارے کا ہو جاتا ہے۔ پھر یہ ہوتا ہے کہ:۔

"خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کی زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص میرے ولی سے مقابلہ کرتا ہے وہ میرے ساتھ لڑائی کے لئے تیار ہو جائے۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ سچی محبت کرنے والے بھی غنی، بے نیاز ہو جاتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۸۷-۱۸۸)

جب بھی کوئی گم کردہ راہ شخص اللہ تعالیٰ سے دوستی اور محبت کا تعلق دوبارہ استوار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو اپنے ایک دوست کے دوبارہ ملنے کی کتنی خوشی ہوتی ہے۔ اس کا نہایت ہی دلچسپ اور روحوں میں تازگی پیدا کر دینے والا بیان حدیثوں میں ملتا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی دوستی اور محبت کا معیار عام آدمی کی دوستی سے بہت بلند ہے۔ بہت ہی بلند ہے۔ اتنا کہ انسان کی نظر بھی اس تک نہیں پہنچتی۔ انسان کی سوچ بھی اس حد تک نہیں پہنچ پاتی۔ انسان کے بس میں ہی نہیں کہ وہ اتنی بلند کرداری اور اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ کر سکے۔ حدیث ملاحظہ ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"میں اپنے بندے سے اس کے حسن ظن کے مطابق سلوک کرتا ہوں جو وہ میرے متعلق رکھتا ہے۔ جہاں بھی میرا وہ ذکر کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ خدا کی قسم اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر اتنا خوش ہوتا ہے کہ اتنا وہ شخص بھی خوش نہیں ہوتا جسے جنگل بیابان میں اپنی گم شدہ اونٹنی مل جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ "جو شخص مجھ سے بالشت بھر قریب ہوتا ہے میں اس سے گز بھر قریب ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو میں اس سے دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں۔ اور جب وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر جاتا ہوں۔"

(مسلم کتاب التوبۃ)

پھر ایک اور حدیث میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی دوستی اور محبت کا باب بڑے ہی دلنشیں انداز میں باندھا ہے۔ بڑے ہی پر لطف اور دل کو لبھانے والے طریق سے یہ ذکر چھیڑا ہے۔

"حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ جبکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے سواری پر بیٹھا تھا۔ آپؐ نے فرمایا۔ اے برخوردار میں تجھے چند باتیں بتاتا ہوں۔ اول یہ کہ تو اللہ تعالیٰ کا خیال رکھ۔ اللہ تعالیٰ تیرا خیال رکھے گا۔ تو اللہ تعالیٰ پر نگاہ رکھ تو اسے اپنے پاس پائے گا۔ جب کوئی چیز مانگنی ہو تو اللہ تعالیٰ سے مانگ۔ اگر مدد مانگنی ہو تو اللہ تعالیٰ سے مانگ۔ اور سمجھ لے کہ اگر سارے لوگ اکٹھے ہو کر تجھے فائدہ پہنچانا چاہیں تو وہ تجھے کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ چاہے اور تیری قسمت میں فائدہ لکھ دے اور اگر وہ تجھے نقصان پہنچانے پر اتفاق کر لیں تو تجھے نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔ سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ تیری قسمت میں نقصان لکھ دے۔ قلمیں اٹھا کر رکھ دی گئی ہیں اور صحیفۂ تقدیر خشک ہو چکا ہے۔"

(ترمذی ابواب صفۃ القیامۃ)

کیوں نہ ہم بھی ہر مشکل کے وقت اسی کی دوستی پر بھروسہ کریں!

احباب سے ضروری گذارش

کیا آپ نے اپنا لازمی چندہ (چندہ عام۔ حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ) ادا کر دیا ہے؟

زمیندار جماعتیں لازمی چندہ جات بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تخلیق کائنات کے ابتدائی مدارج کا اجمالی ذکر

(مکرم ماسٹر امیر عالم صاحب۔ ملک انور روڈ۔ شیخوپورہ)

ہر کام کرنے کی کوئی نہ کوئی غرض ہوتی ہے اور اس غرض کی تکمیل کے لئے ضروری بنیادی وسائل استعمال میں لائے جاتے ہیں۔ صحیح بنیاد سے کام کی تکمیل آسان ہو جاتی ہے انسانی فطرت بروئے آیہ مبارکہ

فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا

(الروم آیت ۳۱)

بھی اسی طرح واقع ہوئی ہے۔ انسانی فطرت کی پیدائش کسی غرض و غائیت پر مبنی ہے جو آیہ مبارکہ

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ

(الذاریات)

کی عکاسی کر رہی ہے اور اس کا اصل مقصد شاہکارِ تخلیق خدا تعالیٰ کے مظہرِ اتم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود کی پیدائش مبارکہ ہے جو کلامِ الٰہی میں

اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً (بقرہ ۳۱)

کے ارشادِ باری کا مظہر ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تخلیق کائنات میں بھی یہی خدائی گر کام کر رہا ہے کہ انسان مظہر ذات الٰہیہ ہو کر اس کا قرب حاصل کرے چنانچہ اسی غرض کے لئے تخلیق کائنات ظہور پذیر ہوئی جو مختلف انواع پر مشتمل ہے اور جس کا ہر ذرہ خدمتِ بنی نوع میں مسخر ہے۔

اس ضمن میں عقل انسانی کا تقاضا ہے کہ صفت الٰہیہ کی ترکیب سے آگاہی حاصل کر کے ارشادِ الٰہی کی تعمیل کرے رضائے الٰہی حاصل کرے۔ یہ آگہی کلام مجید میں خود خدا تعالیٰ نے مہیا فرما دی ہے۔ جس سے عظمت الٰہی کا احساس پیدا ہو جانے سے قلب انسانی میں رجحانِ محبت الٰہی پیدا ہو جاتا ہے ملاحظہ ہو:

سورۃ النازعات کے دوسرے رکوع میں خدا تعالیٰ نے تخلیق کائنات کے راز پر سے پردہ اٹھا دیا ہے خدا تعالیٰ کا یہ بڑا بھاری احسان ہے کہ اس کا بے حد و عد شکریہ کہ اس نے پردہ اٹھا کر اپنے بندوں کے دلوں میں تخلیق کائنات کی تحقیق و تجسس کی رغبت پیدا کر دی اور ان کا کام آسان ہو گیا۔ پہلے مضامین میں آیہ مبارکہ

اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا

(الانبیاء آیت ۳۱)

فرما کر اپنی صفتِ قدرت کُنْ فَیَکُوْنُ سے آسمانوں اور زمین کی تخلیق کا ذکر فرمایا تھا۔ اب سورۃ النازعات ع ۲ میں بیان فرمودہ ابتدائی مدارج تخلیق کا اجمالی حال سنئے۔

فرماتا ہے کہ چھ دن کی تخلیق میں جن کا ہر یوم بحوالہ سورۃ المعارج پچاس ہزار سال قمری کے برابر تھا آسمانوں اور زمین دونوں کی پیدائش بیک وقت شروع ہو کر برابر مدت میں ختم ہوئی آیہ ہذا میں اس ضمن میں اوّل آسمانوں کے بارے میں فرماتا ہے۔

رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰهَا

(آیت ۲۹)

آسمانوں کو بلندی پر بنایا اور پھر انہیں درست کیا۔ آسمان سات بنائے ہیں ان میں نظام شمسی کے علاوہ کہکشاں ورلے آسمان میں، رات کے وقت چمکنے والے ستارے شہاب ثاقب سمیت شامل ہیں۔ سکہ بند گولا پھٹنے سے یہاں سے ابتدائی تخلیق معرضِ وقوع میں آئی

۲۔ اَغْطَشَ لَیْلَهَا

(آیت ۳۰)

پھر رات نے سب کو ڈھانپ لیا۔

کلامِ الٰہی میں دوسری جگہ

وَجَعَلَ دُخَانًا

کا ارشاد مذکور ہوا ہے جو آسمانوں کے برابر چھ دن میں ملفوف رہنے پر دلالت کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ زمین کی چھ دن میں تکمیل ہو جانے کے بعد نظام کائنات جاری کرنے کے سلسلہ میں فرماتا ہے۔

ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ وَهِیَ دُخَانٌ

(حٰم سجدہ آیت ۱۲)

خدا تعالیٰ زمین کی تکوین کے بعد تکوین آسمان کی طرف متوجہ ہوا

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب دھواں بذات خود آسمانوں کو ملفوف کئے رات کا سماں پیدا کئے ہوئے تھا تو پھر

اَغْطَشَ لَیْلَهَا

کے ذکر کی کیا ضرورت تھی ان الفاظ سے دراصل تخلیق آسمان کی کیفیت پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ اس دوران میں آسمانوں کی تخلیق عالم دخانی میں ہوئی جو صنعتی اور ترکیبی لحاظ سے ضروری تھی۔

نور و ظلمت خدا تعالیٰ اور ملائکہ کے لئے یکساں ہیں اور نور ظلمت سے ہی پیدا ہوتا ہے چنانچہ عالم دخانی تخلیق آسمان کے لئے ضروری تھا تفصیلی ذکر سابقہ مضامین میں ہو چکا ہے کہ اس کے بعد آسمان اور زمین دونوں طوعاً اور کرہاً لبیک کہہ کر کام میں لگ گئے۔

۳۔ پھر فرمایا

وَاَخْرَجَ ضُحٰهَا

(النازعات آیت ۳۰)

تمازت آفتاب سے دخان دھند بن کر برس جانے کے بعد سورج طلوع ہو کر چمکنے لگا اور دن رات سورج اور چاند دونوں کے تعاون سے پیدا ہو گئے۔ یہ راتیں دخانی رات کے ختم ہونے کے بعد وقوع پذیر ہوئیں ورلا آسمان رات کے وقت چمکنے لگا اور شہاب ثاقب اپنا کام کرنے لگے اس طرح سارا آسمان خدمتِ بنی نوع انسان پر مامور ہو گیا۔

وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰهَا (النازعات آیت ۳۱)

اس کے علاوہ زمین پھیلا دی گئی۔

آیہ ہذا میں بَعْدَ ذٰلِكَ کے الفاظ سے گمان ہوتا ہے کہ زمین آسمان بننے کے بعد بنی مگر اس لحاظ سے یہ امر دوسری آیت کے برعکس ہو جاتا ہے جس میں آسمانوں اور زمین کی تخلیق کا چھ دن میں ہونے کا ذکر ہے۔ راقم الحروف خاکسار کی ناقص رائے میں بَعْدَ ذٰلِكَ کے الفاظ تکوینی سلسلہ کے متضمن بیان کی کڑی ہیں۔ یہاں بَعْدَ ذٰلِكَ کے معنی "الفاظ" اور "یا" علاوہ" کے ہیں کہ آسمانوں کی تخلیق ہوئی اور اس کے ساتھ ساتھ اسی اثناء میں زمین کی تخلیق بھی ہوئی۔

کلام الٰہی میں "بَعْدَ" کئی معنوں میں مستعمل ہوا ہے۔ جن میں اوّل خدا تعالیٰ کی شان میں "بَعْدَ" کا استعمال خدا تعالیٰ کی موجودگی میں یعنی اس کی آنکھوں کے سامنے اس کی مرضی کے خلاف ہونے پر دلالت کرتا ہے جیسا کہ فرمایا۔

وَاِنْ یَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِیْ یَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ

(آل عمران آیت ۱۶۱)

آیہ ہذا میں لفظ "بعد" اور یا علاوہ کے معنی پر مظہر ہے پس آیت ہذا کے معنی یہ ہوئے کہ

"تخلیق کائنات کے ضمن میں آسمان اور زمین یا آسمانوں کے علاوہ زمین بھی مخلوق ہوئی۔"

چونکہ "بعد" کا لفظ آسمانوں کی تخلیق کے ضمن میں استعمال ہوا ہے اس لئے آیت کے سیاق و سباق کو مدنظر رکھتے ہوئے لفظ "بعد" کے معنی "سمیت" کے بھی ہو سکتے ہیں تب اس آیت کے معنی یوں ہوں گے

اور تخلیق کائنات کے ضمن میں "میں آسمانوں سمیت زمین بھی بنی"

۵۔ اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰهَا

(النازعات آیت ۳۲)

اس میں زمین کے کام کا ذکر ہے کہ زمین پر سمندروں سے خون سوں ہوائیں چلنے لگیں ان ہواؤں سے بارشیں برسیں پہاڑوں سے پانی زمین میں چلا گیا جس سے انسانوں اور جانوروں کی خوراک پیدا ہوئی۔ یعنی سبزہ، گھاس اناج اور پھل وغیرہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۶- آخر میں فرمایا

وَالْجِبَالَ اَرْسٰهَا

(النازعات آیت ۳۳)

شروع میں زمین کی حالت مستقل نہ تھی، بنتی رہتی تھی خدا تعالیٰ نے زمین پر پہاڑوں کا بوجھ لاد کر میخوں کی طرح زمین کو ٹھونک کر مستقل حالت میں مضبوط کر دیا۔ جس طرح آسمانوں کی تخلیق میں سورج کے ذریعہ دن رات کا طلوع مابعدی عمل ہے اسی طرح زمین بننے کے بعد موسمی بارشوں کے پانی، مرغزاروں، کھیتوں، اور باغوں کا وجود پہاڑوں سے پیدا ہونے والا مابعدی عمل ہے

یہ ابتدائی کائناتی تخلیقی مدارج کا اجمالی ذکر ہے کلام مجید کے دوسرے مقامات سے بھی دریں بارہ معلومات حاصل ہوتی ہیں جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے اب یہ سوال ہے کہ پہاڑ کیسے بنے ممکن ہے پچھلے چار ایام میں زمین کو غذائی استعدادوں اور وسائل سے آراستہ کرنے کے دوران زمین سے ہی زلازل کے ذریعہ پہاڑ ابھرنے کا سامان زمینی سطح کے نیچے مخفی کر دیا ہو۔ جو زمینی گرمی سے پانی کے بخارات میں تبدیل ہو کر آتش فشاں پہاڑ کی طرح ان کی پیدائش کے کارکن ہوں۔

پہاڑوں کا وجود گوناگوں اسباب کی بنا پر بنی نوع کے حیاتی کردار کے لئے ضروری تھا جو سب پر عیاں ہے۔

کلام الٰہی معلومات کا خزانہ ہے وہ معلومات متعلقہ ہدایت بخش فضا میں بکھری پڑی ہیں مثلاً سورۃ النجم ع ۲ میں اللہ تعالیٰ انسانی تخلیق کے بارے میں راز کشائی کرتا ہوا فرماتا ہے۔

هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ

(آیت ۳۳)

آیت ہذا میں اول ان ارضی استعدادوں کی پیدائش کا ذکر ہے جو انسانی پیدائش کے لئے مخصوص قطعہ زمین میں ودیعت کی گئی تھیں۔ فرماتا ہے کہ انسان دو حملوں سے تربیت پا کر انسانی شکل میں آیا ارضی حمل سے وہ دابہ کی صورت میں پیدا ہوا جیسا کہ فرمایا۔

وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ۔

(بقرہ آیت ۱۶۵)

تمازت آفتاب سے دھند کا پانی ہو کر برسنے سے زمین میں جان پڑ گئی پھر شکم ارض میں ارضی قوتوں سے تربیت پائی پہلے نباتات بنا پھر دابہ۔ دابہ کی تخلیق سے بنی نوع انسان کے سلسلہ کی ابتدائی مخلوق ارضی ماحول سے نکل کر حیوانی درجہ میں آ گئی۔ بنی نوع انسان کا حیوانی درجہ دابہ سے لیکر چوتھے دور کے نفس واحدہ تک مختلف حالتوں سے گذرتا ہوا جاری رہا درمیانی عرصہ میں دابہ بنتا بگڑتا اور بڑھتا ہوا نفس واحدہ کی عظیم ڈیل ڈول والی حیوانی شکل میں آ گیا اس عرصہ کی طوالت کے بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے

دوسرا حمل

اس کے بعد دابہ حیوانی مدارج کی تکمیل طے کر کے نفس واحدہ سے نر و مادہ جوڑوں کی شکل میں آ گیا یہ بنی نوع انسان کا دوسرا حمل ہے جو مادوں کے بطنوں سے پیدا ہونے سے پہلے رحم مادر میں جنین کی صورت میں تربیت پانے پر موقوف ہے جو اب بھی جاری ہے اس طرح انسان دو حملوں میں تربیت کے دور پورے کر کے انسان بنا۔

ارضی رحم اور شکم مادر یہاں پہنچ کر تخلیق کا عمل حقیقی مطلوبہ فطری مقصد حیات کے راستہ پر پڑ گیا۔ قیاس کیا جا سکتا ہے کہ حیوانی اور انسانی پیدائش میں ارضی حمل کے عمل تک حیوانی طور پر پیدا ہونے میں اشتراک درجہ پایا جاتا ہے فرق صرف یہ ہے کہ دوسری تخلیق میں حیوانی فطرت کا عمل برقرار رہا عالم حیوانی میں برقرار رہا اور تخلیق انسانی میں انسانی استعدادیں ابھر آئیں۔

نباتات کی پیدائش

سورۃ الانبیاء میں الٰہی ارشاد ہو چکا ہے کہ دو دن میں مطلق مٹی والی زمین پیدا ہو جانے کے بعد چار دن میں اس میں غذائی طاقتیں پیدا کی گئیں۔ ظاہر ہے کہ غذائی طاقتوں میں نباتاتی اور جاداتی دونوں عناصر شامل ہیں۔ جملہ انواع مخلوق کی جسمانی بناوٹ سے یہ امر ثابت ہے۔ نباتاتی طاقت اگنے کے لئے ضروری ہے اور جاداتی مضبوطی کے لئے اور انہی دونوں پر جملہ انواع تخلیق کا دارومدار ہے۔ لہٰذا نباتات کو جاداتی طاقتوں سے بھی مسلح کیا گیا ہے۔ نباتات کی پیدائش کے بارے میں آیہ مبارکہ

اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا

(عبس آیت ۲۶ تا ۲۸)

سے عیاں ہے کہ بارش برسنے کے بعد زمین میں شگاف پڑ گئے پھر ان شگافوں میں دانے ڈالے گئے یہ دانے کہاں سے آئے اس کا جواب زمین میں آخری چار دنوں میں غذائی طاقتوں کے ودیعت کرنے میں مخفی ہے شروع میں ہر نوع کی تخلیق طبعاً مابعدی عناصر سے مختلف رہی ہے لہٰذا یہی اختلاف یہاں موجود ہے۔ ہم اتنا کہہ سکتے ہیں کہ دانوی استعدادوں والے وہ ارضی عناصر پانی کے بہاؤ سے ارضی شگافوں میں چلے گئے۔ پھر حسب معمول پانی سے ان پر مٹی کی تہہ جم گئی اور مقررہ عرصہ تک زمین میں پرورش پا کر باہر آ کر پھوٹ گئے اور بڑھتے بڑھتے حسب نوع سبزہ، اناج، پھل، اور جڑی بوٹیاں بن گئے۔ آیت ہذا میں

فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا

اور پھر ہم نے اس میں سے اناج اناج اگایا۔

کی قدرے توضیل آیہ مبارکہ

فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا

(الانعام: ۹۹)

ہم نے بارش کے پانی سے ہر شے کی سبزی پیدا کی پھر اسی میں سے اناج کا سبزہ پیدا کیا جس سے جوڑوں والے دانے پیدا کئے۔

نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ جملہ انواع مخلوق پہلے نباتات مختلفہ کی صورت میں پیدا ہوئی خواہ وہ اناج تھی یا انسان اور حیوان کی پیدائش کے بارہ میں پہلے

وَاَنْبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ

میں ذکر ہو چکا ہے یہ سوچ کر حیرت ہوتی ہے کہ نامعلوم وہ نبات کتنی مختلف جنسوں پر مشتمل تھی۔

۲- فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا

نباتات سے سبزہ پیدا ہوا اور سبزہ سے

حَبًّا مُّتَرَاكِبًا

جوڑوں والے دانے پیدا ہونے لگے اس کے بعد اناج کی پیدائش مستقل صورت میں آ گئی بارش برسی۔ زمین میں شگاف پیدا ہو گئے اور ان میں دانوں کے گرنے سے اناج پیدا ہونے لگ گیا اسی طرح دواب کی خوراک مہیا ہونے لگی خواہ وہ دواب انواع تخلیق کے کسی درجے میں تھے دونوں آیات ہم معنی معلوم ہوتی ہیں۔ اناج سٹوں اور پھلیوں میں پیدا ہونے لگ گیا۔

واللہ اعلم بالصواب

بارش اور اولے

سکولی تعلیم میں یہ ہے کہ گرم ہوائیں سرد طبقے میں پہنچ کر بارش بن کر برس جاتی ہیں بات تو درست ہے مگر اس میں وضاحت نہ ہونے سے خامی باقی رہ جاتی ہے۔ اور یہ خامی انسانی کمزوری پر دلالت کرتی ہے کیونکہ یک لخت بارش برسنے سے نقصان جان و مال ہے بلکہ ارضی آبادکاری بھی مشکل ہے کلام الٰہی میں اس کی وضاحت میں فرمایا۔

ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ

بادل اکٹھے ہو کر گاڑھے بن جاتے ہیں۔

ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا

پھر وہ تہ بہ تہ ہو جاتے ہیں۔ (النور آیت ۴۴)

اور ٹھنڈے طبقہ میں پہنچ کر باری باری برسنے لگتے ہیں۔ اس طرح بارش کا چکر بندھ جاتا ہے اور رفتہ رفتہ بارش برسنے سے نقصان کا اندیشہ نہیں رہتا۔

حکمت الٰہی ملاحظہ ہو۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام میں عورت اور مرد میں مساوات پر

ایک بہائی مناد صاحب کے ساتھ دلچسپ گفتگو

(مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلغ انچارج احمدیہ مشن فجی)

اکتوبر ۱۹۷۳ء میں ایران کے ایک بہائی مناد اچانک "سووا (Suva)" فجی احمدیہ مشن کی مرکزی مسجد میں تشریف لے آئے ان کی چائے وغیرہ سے خاطر تواضع کرنے کے بعد ان سے مذہبی گفتگو شروع ہو گئی ان کا دعویٰ تھا کہ شریعت محمدیہ گو ایک سچی اور اپنے وقت کی مکمل شریعت تھی مگر اب اس شریعت کا دور ختم ہو گیا ہے اور بہائی شریعت نے اسے منسوخ کر دیا ہے۔

میں نے عرض کیا کہ ہمارے نزدیک تو قرآن کریم ایک ایسی ابدی شریعت ہے جس کا دور اب کبھی ختم نہیں ہو سکتا۔ اور اس کی تعلیم کا ہر حصہ ہمہ وقت قابل عمل اور ہر زمانے کے حالات اور ضرورت کے مطابق ہے اور قرآن کریم کا کوئی حکم ایسا نہیں جو اب ناقص ہو چکا ہو۔ یا فرسودہ اور متروک قرار دیا جا سکے اس لئے اب ہمیشہ کے لئے اور ہر قوم و مذہب اور ملک کے باشندوں کے لئے شرعی احکام وہی رہیں گے جو قرآن کریم میں موجود ہیں نیز انہیں مزید بتایا گیا کہ

لِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ

کا وہ مطلب نہیں جو آپ لیتے ہیں اس آیت میں اُمّت سے مراد قوم یا خاص نسل کے لوگ اور ملک ہے۔ شریعت اور مذہب کو اُمّت نہیں کہا جاتا پس قومیں دنیا میں دنیوی لحاظ سے ابھرتی اور اٹھتی اور پھر ایک مدت کے بعد گرتی اور مردہ ہوتی رہتی ہیں اور ہوتی رہیں گی۔ مگر شریعت اور آئین اب دنیا بھر کا قرآن کریم ہی رہے گا۔

قرآن میں دو عورتوں کی گواہی

اس پر انہوں نے اس بحث سے گریز کر کے ہماری اسلامی شریعت کے احکام کو ناقص ثابت کرنے کی سعیٔ لاحاصل کے دوران یہ کہنا شروع کر دیا کہ اسلام میں عورت کو مرد کے مساوی حقوق نہیں دیئے گئے اور اسے ناقابل اعتماد سمجھا گیا ہے کیونکہ قرآن مجید میں مالی معاملات کے بیان میں کہا گیا ہے کہ اگر لین دین کے وقت دو مرد گواہ نہ مل سکیں تو ایک مرد اور دو عورتیں گواہ رکھی جائیں گویا ایک مرد کی طرح ایک عورت کی گواہی کافی نہیں سمجھی گئی۔ نیز اسلام عورت سے مصافحہ کرنے سے بھی منع کرتا ہے۔ لہٰذا بہائی شریعت نے آ کر عورت کو اس کا اصل اور مردوں سے مساوی مقام عطا کیا ہے۔

میں نے عرض کیا آپ نے قرآن کریم کے منشاء کو غلط سمجھا ہے سیدنا حضرت بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے عورت کو ہر قسم کے بنیادی حقوق سے محروم رکھا جاتا تھا حضورؐ نے ہی تو آ کر عورت کو اس کا اصل مقام عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ

کہ عورت اور مرد دونوں کو ایک دوسرے پر برابر کے حقوق حاصل ہیں۔

صرف مرد کی سخت جانی جفاکشی اور گھر سے باہر دنیا کے نشیب و فراز اور مشکلات وغیرہ برداشت کرنے کی عورت سے زیادہ اہلیت رکھنے کی وجہ سے اسے اپنے کنبے کا نگران محافظ اور سربراہ مقرر کیا گیا ہے اور دوسری طرف عورت کو اس کی اپنی جسمانی ساخت اور بچوں کی پرورش کی اہلیت رکھنے کی وجہ سے اپنے گھر کی رانی بنا دیا گیا ہے۔ تاہم عمومی طور پر ہر قسم کے امور میں مرد پر فرض قرار دیا گیا ہے کہ وہ ویسے ہی بیوی کے حقوق ادا کرے جیسے وہ کرتی ہے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اس کے جذبات کا خیال رکھے اور عملاً اسلامی معاشرہ میں ایسا ہی ہوتا ہے

صنفِ نازک اور مالی معاملات

پس قرآن کریم میں جہاں ایک مرد کے ساتھ دو عورتوں کی گواہی ضروری قرار دی گئی ہے اس میں عورت کی کوئی حق تلفی نہیں کی گئی نہ اسے مرد کے مقابل پر کم تر قرار دیا گیا ہے دو عورتوں کی گواہی کی شرط صرف بعض مخصوص مالی اور قضائی معاملات میں رکھی گئی ہے کیونکہ فطرتی اور جسمانی طور پر عورت کا زیادہ تر تعلق اور تجربہ گھریلو امور تک محدود ہوتا ہے الا ماشاء اللہ

مالی اور قضائی معاملات اور اکاؤنٹ وغیرہ سے عموماً اسے بہت ہی کم واسطہ پڑتا ہے اور اس کا تجربہ اور دلچسپی مرد کے مقابل پر کم ہوتی ہے نہ اسے ایسے حسابات سے زیادہ لگاؤ اور مہارت ہوتی ہے اس لئے ایسے حالات میں جہاں مرد کی گواہی نہ مل سکے وہاں ایک عورت کی بجائے دو عورتوں کی گواہی قرار دے دی گئی ہے اور پھر وجہ بھی بتا دی گئی ہے

کہ اگر ایک عورت عدالت میں یا باہر کوئی حصہ مالی معاملہ یا مقدمہ کا بھول جائے تو دوسری عورت اسے یاد دلا دے کہ فلاں بات یا لین دین یوں نہیں بلکہ یوں تھا۔ نیز یہ بھی ممکن ہے کہ ایسے مواقع پر کوئی عورت اپنی لطیف اور ہمدرد فطرت اور نرم و نازک جذبات میں بہہ کر نادانستہ یا دانستہ طور پر انصاف اور اظہار حقیقت کی ڈگر سے ہٹ جائے اس لئے دو عورتیں گواہ رکھ دیں تاکہ اگر ایک عورت بھول یا اصل بات کو نرم اور معمولی رنگ میں پیش کر رہی ہو تو دوسری اسے روک دے ورنہ قرآن کریم میں مالی معاملات کے علاوہ باقی تمام معاملات میں ایک عورت کی گواہی کو مرد کی گواہی جتنی ہی وقعت دی ہے۔ اور اسے تسلیم کیا گیا ہے۔

رہی مصافحہ کی بات تو اسلام نے صرف مرد کو ہی نہیں بلکہ عورت کو بھی حکم دیا ہے کہ وہ غیر محرم مرد سے مصافحہ نہ کرے نہ اس سے غیر ضروری میل جول رکھے۔ گویا یہ حکم دونوں کو مساوی طور پر دیا گیا ہے اگر کوئی مرد کسی عورت سے مصافحہ کرنا چاہے تو عورت پر بھی لازم ہے کہ وہ انکار کر دے اور مصافحہ نہ کرے پس یہ حکم یکطرفہ نہیں ہے اور اس میں بڑی عظیم حکمتیں مضمر ہیں ایک اجنبی عورت سے اجنبی مرد کا مصافحہ عموماً شیطانی وساوس اور جنسی خیالات اور رجحان کی راہ کی طرف پہلا قدم ثابت ہوتا ہے الا ماشاء اللہ اس سے اللہ تعالیٰ نے گناہ کے ابتدائی اقدامات سے ہی منع فرما دیا ہے اور اس ممانعت کی بھی زمانہ گذشتہ سب زمانوں سے زیادہ ضرورت ہے آپ بھی اس کا انکار نہیں کر سکتے کہ منفی اور مثبت کرنٹ کے باہم مس یا Touch سے ایک تیسری مشترکہ طاقت یا رو کا پیدا ہونا لازمی ہے ماچس کی تیلی کو ماچس سے ملا کر رگڑنے سے آگ ضرور پیدا ہوگی۔ اگر وہ تیسری رو یا آگ کم و بیش پیدا ہوتی یا نکلتی آپکو محسوس نہیں ہوتی تو یہ محض آپ کی خوش فہمی ہے اور حقائق سے انکار ہے پس یہ حکم باہمی مساوات کے منافی ہرگز نہیں اگر میری بات پر آپکو یقین نہ ہو تو آج کل کے یورپی مدبرین سے پوچھ لیں جنہوں نے عورتوں اور مردوں کے درمیان بے جا اور غیر ضروری اختلاط سے اپنی قوم لاتعداد تباہ کر لی ہے اور اب سخت پریشانی میں مبتلا ہیں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے سلسلہ میں ضروری اعلان

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ بعض مصروفیات کی وجہ سے تا اطلاع ثانی ہر قسم کی ملاقات بند رہیگی

امراء صاحبان احباب جماعت کو اطلاع کروا دیں

پرائیویٹ سیکرٹری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہاتھ سے کام نہ کرنا

قبل ازیں خاکسار کی طرف سے تحریک جدید کے سولہویں مطالبہ پر مشتمل ایک مختصر سا مضمون ہدیۂ قارئین کیا جا چکا ہے۔ ہاتھ سے کام کرنا ہمارے پیارے نبی سرورِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ اس پاکیزہ سنت پر عمل کرنے میں ہماری قومی اور ملی حیات مضمر ہے۔ اس پر عمل کرنے سے عدمِ مساوات کا بت ٹوٹتا ہے۔ آج کی قسط میں اس کے منفی پہلو پر غور کرنا مقصود ہے۔ ہاتھ سے کام کرنے کو عار سمجھنا اور اسے ذلت کا موجب سمجھنا نہ صرف بڑے بڑے خاندانوں کو بلکہ بڑی بڑی قوموں کو تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کرتا ہے۔ ہاتھ سے کام کرنے کی مقدس سنت کو ترک کرنے سے بڑے بڑے نقصانات سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ ان کی نشاندہی ہمارے محبوب امام حضرت مصلح موعود ..... کے ارشادات میں فرمائی گئی ہے ذیل میں کچھ اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں۔

ہاتھ سے کام نہ کرنے کے نقصانات اور ان کا سدِّباب

فرمایا:۔

(۱) ہاتھ سے کام نہ کرنا کوئی معمولی بات نہیں۔ اس سے بڑی بڑی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور اچھے اچھے خاندان برباد ہو جاتے ہیں اور پھر اس کے نتیجہ میں نسلاً بعد نسلٍ ہمیشہ غربت کی حالت میں رہتے ہیں اور انہیں اپنی حالت میں تغیر کرنے کا موقع نہیں ملتا۔

(۲) ہمارے نوجوانوں میں بہ نسبت اور امراض کے یہ مرض (ہاتھ سے کام نہ کرنا) زیادہ راسخ ہے۔ اپنے ہاتھ سے کام نہ کرنے کے نتیجہ میں اس وقت جتنے لوگ خواہ وہ بڑے ہیں یا چھوٹے سب میرے مخاطب ہیں۔ میں اپنی اولاد کو بھی مستثنیٰ نہیں کر سکتا۔"

(۳) ماں باپ سنگدل ہو کر اپنے بے کار لڑکوں کو کہہ دیں کہ ہم نے تمہیں پالا پوسا اب تم جوان ہو۔ جاؤ اور خود کما کر کھاؤ۔ بے شک یہ سنگدلی ہے۔ مگر اس پیار اور محبت سے ہزار درجہ بہتر ہے جو بے کاری میں مبتلا رکھتی ہے۔"

(خطبہ جمعہ ۲۹ نومبر ۱۹۳۵ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان ہدایات پر عمل کرنے اور کما حقہٗ مستفیض ہونے کی توفیق بخشے آمین۔

(شبیر احمد واقف زندگی۔ تحریک جدید۔ ربوہ)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

اپنے اموال کو خدا کی راہ میں خرچ کیجئے!

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو لندن میں خطبۂ عید الاضحیٰ میں فرمایا:۔

"انسان جو کچھ خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہے اسے اس نے قرض قرار دیا ہے اور اللہ تعالیٰ اس قرض کو بڑھا چڑھا کر واپس کرتا ہے۔ حضرت اقدس ..... کے زمانہ میں جو لوگ آپ کے فدائی تھے جو پانچ پانچ دس دس روپے آپ کی خدمت میں پیش کرتے تھے۔ ان کی اولادیں آج دس دس ہزار روپیہ ماہوار پا رہی ہیں۔ خدا نے قرض اپنے پاس نہیں رکھا۔"

(الفضل ۱۰ نومبر ۱۹۸۰ء)

لہٰذا احباب جماعت سے گزارش ہے کہ کل آمد پر شرح کے مطابق لازمی چندہ جات۔ چندہ عام، حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں برکت دے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

صاحب استطاعت احباب اخبار الفضل خود خرید کر پڑھیں۔

(منیجر الفضل)

امتحان لجنہ اماء اللہ

اس سال امتحان لجنہ اماء اللہ جون کے پہلے جمعہ کو ہوگا۔ انشاء اللہ۔ تمام ممبرات لجنہ اس امتحان کی تیاری کریں۔ صدر صاحبان لجنات مرکز کو پرچوں کی تعداد سے جلد از جلد آگاہ کریں۔

اس سال لجنہ کے امتحان کے صرف دو معیار مقرر کئے گئے ہیں۔ معیار اوّل میں صرف وہ ممبرات شامل ہوں جو بی۔ اے اور ایم اے پاس ہوں یا ایم اے کی طالبات ہوں۔ نیز وہ ممبرات جن کا ذاتی مطالعہ بہت وسیع ہے اور وہ خاص علمی شغف رکھتی ہیں ان کے علاوہ باقی تمام ممبرات لجنہ معیار دوم میں شامل ہوں گی۔ ہر دو معیاروں کا نصاب درج ذیل ہے۔

نصاب امتحان معیار اول:۔

(۱) قرآن کریم پارہ نمبر ۲۶ مع ترجمہ اور تفسیری نوٹس۔
(۲) منہاج الطالبین از حضرت مصلح موعود۔
(۳) انڈیکس تفسیر صغیر صفحہ ۲۲ پر امام الفریٰ کے زیر عنوان دیئے گئے عنوانات میں جو تعداد میں بارہ ہیں ان کی وضاحت تفسیری نوٹس سے نیز سلسلہ کے لٹریچر کے مطابق
(۴) قادیان عربی قصیدہ فی مدح خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے ۲۰ اشعار با ترجمہ حفظ کریں

پہلا شعر یہ ہے۔

یا عین فیض اللّٰہِ والعرفان .....

نصاب امتحان معیار دوم:۔

(۱) قرآن کریم پارہ نمبر ۹ با ترجمہ از تفسیر صغیر (بغیر نوٹس)
(۲) کشتی نوح از حضرت اقدس
(۳) نماز با ترجمہ۔ مکمل نماز کی فرضیت و اہمیت از روئے قرآن کریم اور احادیث مبارکہ۔
(۴) خدا تعالیٰ کے تمام نام حفظ کئے جائیں با ترجمہ۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

گمشدہ سائیکل

۱۲ اپریل کو میرا سائیکل سپہراب سنگل فریم ۲۴" کوئی صاحب گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج احاطہ سے غلطی سے اٹھا کر لے گئے ہیں۔ براہ کرم اس پتہ پر پہنچا کر ممنون فرمادیں

(ملک امجد محمود دار الصدر غربی "نزد مسجد القمر" ربوہ)

اطفال و ناصرات متوجہ ہوں

امسال اطفال و ناصرات کے لئے سالانہ مرکزی مقابلہ نویسی کا عنوان "سیرت حضرت عثمان غنی رضؓ" ہے جس میں اوّل، دوم اور سوم انعامات ۲۰/- ۱۵/- اور ۱۰/- روپے نقد مقرر ہیں۔ شرائط درج ذیل ہیں:

۱۔ مضمون دو سے اڑھائی ہزار الفاظ پر مشتمل ہو۔
۲۔ پتہ اور حوالے مکمل اور صاف لکھیں
۳۔ مضمون ناظم صاحب اطفال یا سیکرٹری صاحبہ ناصرات کی تصدیق سے ۱۵ جون ۱۹۸۱ء سے پہلے پہنچ جانا چاہیئے۔

اطفال و ناصرات ابھی سے دس کیلئے تیاری کریں اور اپنا مضمون جلد از جلد مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوا دیں۔

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان نکاح

خاکسار کی دختر عزیزہ بشریٰ سعادت کا نکاح عزیزم رشید سلطان غوث ولد عظیم سلطان غوث صاحب مرحوم سے چالیس ہزار روپے حق مہر پر مولانا عبدالمالک خاں صاحب نے مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۸۱ء کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک کیپٹن پٹیل میں مختصر نصائح کے بعد آپ نے دعا فرمائی۔

احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ خیر اور برکت کا موجب بنائے اور جانبین کو اپنے فضلوں برکتوں اور رحمتوں سے نوازے اور نیک ثمرات عطا کرے۔

(سید سعید خالد کراچی)

ولادت

مکرم برادرم منظور احمد صاحب ولد چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب کو اللہ نے محض اپنے فضل سے پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت نومولود کا نام "مبارک احمد" تجویز فرمایا ہے۔ عزیزم مبارک احمد چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب کا پوتا اور چوہدری سردار محمد صاحب آف شکار والا کا نواسہ ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ نومولود خادم دین۔ احمدیت اور والدین کے لئے قرۃ العین ثابت ہو۔ آمین

حافظ غلام سرور
(چک ۶۹ رب گھیٹ پورہ ضلع فیصل آباد)

مطالعہ کتب خدام الاحمدیہ

ماہ اپریل میں خدام الاحمدیہ کے مطالعہ کے لئے کتاب "قرآنی انوار" مقرر کی گئی ہے۔ یہ کتاب مرکز سے دستیاب ہے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

درخواست دعا

عزیزم مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب مومن کلاتھ ہاؤس ربوہ کا مورخہ ۱۷ اپریل ۸۱ء کو فضل عمر ہسپتال میں اپنڈیکس کا اپریشن ہوا ہے۔ اپریشن خدا تعالیٰ کے فضل سے ٹھیک ہو گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور عزیز موصوف کو صحت عاجلہ کاملہ عطا فرمائے۔ اور ہسپتال سے بخیر و عافیت جلد گھر واپس لائے۔ آمین (نور احمد عابد مومن اسٹیٹس ربوہ)

ہر قسم کی کاروں اور جیپوں کی کمانیوں اور پٹوں نیز کاروں جیپوں کے سلنسر بکس اور سلنسر پائپ کیلئے ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیے

میاں بھائی آٹو سٹور

۱۰۔ منٹگمری روڈ۔ لاہور

انٹرنیشنل آٹو کارپوریشن چوک چوبرجی لاہور

فون نمبر ۳۰۵۳۹۶ : ۳۰۵۴۰۴

BODY BUILDING COURSE : باڈی بلڈنگ کورس
APPETI ZER 10 CAPS. بھوک اور ہاضمہ کے لئے
BLOOD TONIC 180 TABS. افزائش خون کے لئے
BONE TONIC 180 TABS. ہڈیوں کی نشوونما کے لئے
قیمت ایک ماہ کورس ۵/- پچ روپے ڈاک خرچ ۵/-
کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان
لاہور، کراچی۔ ہیڈ آفس گولبازار۔ ربوہ۔ فون نمبر ۶۰۶/۶۰۷

ہر قسم کا سامان سائنس و آبی زخول پر خریدنے کے لئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور
فون ۶۴۵۰۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیے!

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات
اور چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کے لئے
فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور
فون نمبر: ۵۲۶۲۳

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
دیودار۔ کیل۔ چیل۔ پڑتل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں
سٹار ٹمبر سٹور
۵۳۔ فیروزپور روڈ —— بالمقابل تھانہ اچھرہ —— لاہور
فون نمبر ۴۱۰۶۱۷

موجودہ دور میں جدید ڈیزائن کے زیورات خریدنے یا آرڈر پر بنوانے کا واحد مرکز
نیو پاک جیولرز (ائرکنڈیشنڈ)
۱۱۱۔ فیروزپور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور فون نمبر ۴۱۰۹۷۴
۱۲۔ ڈیلیار روڈ اچھرہ لاہور
(ائرکنڈیشنڈ) پروپرائٹر: میاں عظیم قادر اینڈ سنز

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
اپنے معروف ادارہ
گلوب ٹمبر کارپوریشن ۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ پر
راوی روڈ لاہور
(گورنمنٹ کنٹریکٹر) تشریف لائیں
فون نمبر: ۶۸۱۲۶ / ۵۳۴۲۰ رہائش ۶۲۹۳۰ : فیکٹری رچنا ٹاؤن ۷۱۰۳۶۲
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کیلئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس مشاورت - بقیہ صفحہ اول)

کا تفصیلی ذکر کرے۔ اور ان کی قیمت کا اندازہ بھی لکھے۔

ج۔ جائیداد کے کسی جزو کی قیمت تشخیص کرانے کی صورت میں اس جزو کی تعیین کرنا ضروری ہوگا۔

د۔ مشخصہ قیمت پر حصہ جائیداد اگر ایک ہزار کے اندر اندر ہوگا۔ تو وہ تشخیص منسوخ متصور ہوگی۔ سوائے اس کے کہ موصی استثنائی حالات میں مجلس کار پرداز سے خاص مہلت حاصل کرے۔

اسی سال کے دوران تشخیص منسوخ ہونے کی صورت میں جو رقوم اس سلسلہ میں ادا ہو چکی ہونگی وہ علی الحساب موصی کے کھاتہ میں جمع رہیں گی۔

اس کے بعد فرمایا۔ سب کمیٹی شوریٰ نے مجوزہ ترمیم شدہ قاعدہ ۳۷۹/ب کو خط کشیدہ الفاظ (اس سال کے دوران) کو حذف کر کے منظور کئے جانے کی سفارش کرتی ہے۔

محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی دعوت محترم سید داؤد احمد صاحب سرگودھا نے اس تجویز سے متعلق اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ اور اس کے بعد نمائندگان شوریٰ سے اس تجویز سے متعلق اپنی رائے کا اظہار کرنے کے لئے کہا گیا تو سب نے کھڑے ہو کر اس کے حق میں اپنا رائے کا اظہار کیا۔

اس کے بعد محترم چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب صدر سب کمیٹی نظارت بہشتی مقبرہ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے تجویز ۱۷ کی شق ۶ (۱) (ج) پیش کی۔ جس کے الفاظ یہ ہیں۔

۶۔ خواتین کی وصیت کے بارہ میں۔

(۱) طالب علم خاتون کی وصیت اگر کوئی اور آمد یا جائیداد نہ ہو صرف جیب خرچ پر منظور کی جا سکتی ہے۔ لیکن ضروری ہوگا کہ طالب علمی کا زمانہ ختم ہونے پر وہ اپنی وصیت کی تجدید کرے۔

ب۔ ایسی غیر شادی شدہ خاتون جو طالب علم نہ ہو اس کی وصیت حسب قاعدہ ۴۳۰/ب منظور کی جا سکتی ہے۔ بشرطیکہ یہ قاعدہ اس پر عائد ہو سکتا ہو۔ ضرور ہوگا کہ شادی ہونے پر وہ اپنے مالی کوائف سے حلقہ کارپرداز کو تین ماہ کے اندر مطلع کرے۔

ج۔ بیوہ کی وصیت بھی شق ۱ کے مطابق حسب قاعدہ ۴۳۰/ب منظور کی جا سکتی ہے"

قاعدہ ۴۳۰/ب یہ ہے۔

"افراض وصیت کے سلسلہ میں جائیداد سے مراد ایسی جائیداد ہے جس پر موصی کا گزارہ ہو رہا ہے۔"

اس کے بعد فرمایا:۔

سب کمیٹی کی رائے میں شق ۱ ب کے لئے قاعدہ ۳۸۴/الف منظور شدہ موجود ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں۔

"طالب علم یا غیر شادی شدہ خاتون کی وصیت صرف جیب خرچ پر منظور ہو سکتی ہے۔ اور اس سے مراد وہ رقم ہے جو کھانے فیس اور کتب کے علاوہ اسے ملے۔"

ہاں سب کمیٹی کو شق ج سے اتفاق ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں۔

"بیوہ کی وصیت حسب قاعدہ ۴۳۰/ب منظور کی جا سکتی ہے۔"

اس کے بعد نمائندگان شوریٰ نے اس تجویز کے متعلق اظہار خیالات کی دعوت دی گئی۔ چنانچہ مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب لاہور۔ مکرم رفیق احمد صاحب راولپنڈی صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب ربوہ مکرم منور شمیم صاحب ربوہ اور نمائندہ لجنہ اماء اللہ نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

بحث کے دوران حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:۔

"وصیت کرتے وقت کوئی معیار قربانی تو ہمارے ذہن میں ہونا چاہیئے۔ اس لئے موجودہ قاعدہ بھی باقی رہے یا نہ ہو اس پر غور کرنا چاہیئے۔"

حضور نے فرمایا۔

"ایک عورت نے صرف جیب خرچ پر وصیت کی اور پھر اس کی شادی ہو گئی۔ اس کے خاوند کی اتنی آمد ہے کہ وہ عیش کر رہی ہے۔ مگر قوام مرد ہی ہوتا ہے۔ اس لئے آمد بہرحال مرد کی متصور ہوگی۔ عورت کی نہیں پھر عورت شادی کے بعد کونسی امتیازی قربانی کر سکتی ہے۔ اصل بات یہ چلنی چاہیئے۔ کہ میاں بیوی دونوں موصی ہوں۔"

اس کے بعد حضور نے فرمایا۔

جو نمائندگان اس بات کے حق میں ہوں۔ کہ قاعدہ موجود ہے ترمیم نہ کی جائے وہ کھڑے ہو جائیں۔ اس پر سب نمائندگان نے کھڑے ہو کر بالاتفاق ایک کی تجویز ۱۷ شق ۶ کے متعلق سب کمیٹی کی سفارش کی تائید کی:۔

(سلطان احمد بیرکوٹی)

درخواست دعا

خاکسار کے والد محترم رائے غلام محمد صاحب منگلا ایک ماہ سے بیمار ہیں کمزوری بہت ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

الحاج حافظ عزیز الرحمٰن منگلا مربی انچارج ضلع سرگودھا

انشاء اللہ تعالیٰ

حضرت حکیم نظام جان رح

کے فرزند اور جانشین

حکیم عبدالحمید صاحب اعوان

مشہور دواخانہ ربوہ

(بالمقابل ایوان محمود)

میں

۳۰ اپریل اور یکم مئی

مطب فرمائیں گے۔

جمعرات ۳ بجے دوپہر سے شام ۶ بجے تک اور جمعہ صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر تک

منیجر مشہور دواخانہ - ربوہ

جائیداد

کی

خرید و فروخت

کیلئے

با اعتماد ادارہ

ندیم کنسٹرکٹرز

اینڈ

پراپرٹی ڈیلرز

فون ۵۲۱

فون گھر ۴۳۱

ریلوے روڈ

بالمقابل

ریلوے اسٹیشن

رحمت بازار ربوہ

کو

یاد رکھیں

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

شیراز شاپنگ سنٹر

— اقصیٰ روڈ ربوہ —

گرمیوں کا تحفہ جو آپ کے گھر کو ٹھنڈا رکھے گا۔ باقاعدہ گارنٹی کے ساتھ "کمفرٹ ایئر کولر" استعمال کریں۔ (منیجر)